رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ
سالانہ دو ۲ روپے آٹھ آنہ

نمبر | یکم جولائی سنہ ۱۹۲۸ء ❖ ۱۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۷ھ | جلد

KHILAFAT LIBRARY

نعت

(مرسلہ فاطمہ بیگم رفعت بنت مولوی محمد سعد الدین صاحب کشمیری مرحوم)

حبیب حق نبی اپنا بنا کہ صلِّ علیٰ
زبانِ غیب سے نکلی صدا کہ صلِّ علیٰ

چھپائے لیتے ہیں منہ شرم سے مہ و خورشید
وہ آپ کا ہے رخ پُر ضیا کہ صلِّ علیٰ

خطائیں حشر میں ہوں جب سے عاصیوں کی معاف
ملا وہ شافع روز جزا کہ صلِّ علیٰ

تمہارے آنکھوں کے شیدا کی یہ نشانی ہے
لحد پہ تختۂ نرگس کھلا کہ صلِّ علیٰ

فضائے باغ جہاں کا ہے اور ہی عالم
ہے جھومتی ہوئی چلتی صبا کہ صلِّ علیٰ

تجلّے دیکھ کے بیہوش ہو گئے موسئے
زبان سے نکلا بیساختہ کہ صلِّ علیٰ

طواف روضۂ شہ کا مجھے میسر ہو
الٰہی میری یہی ہے دُعا کہ صلِّ علیٰ

تمام بزم سخن محو ہو گئی رفعت
وہ رنگ میری غزل کا جما کہ صلِّ علیٰ

(۲)

محمدؐ کی مداح دنیا ہے ساری
محمدؐ کا وصاف عالم ہے سارا

محمدؐ نے دنیا کے بت توڑ ڈالے
ہوا بت پرستوں کا دل پارا پارا

محمدؐ ہے پُشت و پناہِ غریباں
وہی ہے وہی عاجزوں کا سہارا

نبوت کی دیتے رہے ہیں گواہی	کبھی دام و دد اور کبھی سنگ خارا
محمدؐ کے اصحاب وہ پہلواں تھے	ہوا جو مقابل وہ میداں میں ہارا
نہیں ہے جو پیرو محمدؐ کے گھر کا	وہ سب سے پھر رہا در بدر مارا مارا

مرسلہ عاجزہ نور بیگم اقبال بیگم دختر میاں صدرالدین [illegible]

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ڈلہوزی رونق افروز ہیں۔ آپ کے ساتھ آپ کے حرم محترم ام حافظ ناصر احمد و محترمہ سارہ صاحبہ اور بچے ہیں ؎

الفضل کا خاتم النبیین نمبر

الفضل کا خاتم النبیین نمبر سات ہزار چھپ کر ختم بھی ہو چکا اب چار ہزار اور تیار کرایا گیا ہے۔ میرے خیال میں اس چار ہزار کی اشاعت تو خواتین کو اپنے ذمے لینی چاہیئے کیونکہ نصف حصہ میں خواتین ہی کے مضامین ہیں۔ تمام وہ بیبیاں جن کے مضامین ہیں وہ مہربانی کر کے اپنے اپنے حلقۂ اثر میں خصوصیت سے کوشش کریں۔ اور الفضل کے خاص نمبر کی اشاعت میں حصہ لیں۔ چار آنہ فی پرچہ قیمت مقرر ہے گو اصل لاگت ۶ ر ہے۔ ہم اتنی رعایت کئے دیتے ہیں کہ جو درخواستیں خواتین میں تقسیم کرنے کیلئے خواتین کی معرفت آئینگی تو پانچ پرچوں سے زیادہ طلب کرنے کی صورت میں قیمت فی پرچہ ۳ ر لی جائیگی۔ مگر محصول ڈاک

آدھ آنہ فی پرچہ منگانیوالے کے ذمے ہوگا۔ ایک پرچہ کے لئے ۴ر کے ٹکٹ آنے چاہیئیں۔ پتہ دفتر طبع و اشاعت قادیان

۱۷ر جون کے جلسے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

ان جلسوں کی تحریک حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے ہوئی تھی۔ تمام ہندوستان میں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی اس تاریخ کو نہایت کامیاب پُر ذوق جلسے ہوئے۔ اور اکثر معزز غیر مسلموں نے بھی نہ صرف تقریروں میں بلکہ انتظام میں حصہ لیا۔ خوشی کی بات ہے کہ کئی مقامات پر خواتین کے بھی کامیاب اجلاس ہوئے اور اسمیں ہر مذہب و ملت کی عورتوں نے حصہ لیا۔ بعض رپورٹیں دفتر مصباح میں بھی موصول ہوئی ہیں۔ چونکہ تمام جلسوں کی رپورٹ الفضل میں بالالتزام چھپ رہی ہے اسلئے ہم نے وہ رپورٹیں الفضل میں دیدی ہیں امید ہے اسمیں چھپ جائینگی۔ مصباح کے ذریعہ تمام ان غیر مسلم خواتین کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے عالم نسواں کے سب سے بڑے محسن کے ذکر خیر کا نشر لیا۔ ان خواتین کا بھی شکریہ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں۔ مگر انہوں نے اپنے واجب التوقیر رسول پاکؐ کے احترام میں احمدی بہنوں کا ہاتھ بٹایا۔ (مینیجر)

درخواست | پانچ سال سے تمام جوڑوں میں درد رہتا ہے اور سر میں بھی سخت درد رہتا ہے کئی نسخے استعمال کئے مگر کچھ آرام نہیں ہوا کوئی مصباحی بہن ایسا نسخہ بتلائے کہ جس سے میری تمام تکلیف دور ہو جائے ؎ خاکسار حشمت بیگم از حصار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ یکم جولائی ۱۹۲۸ء

حضرت مسیح موعودؑ کا طریق فیصلہ اپنے مخالفین سے

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن پاک سے صداقت کے دلائل دینے کے علاوہ اور بھی کئی طریق فیصلہ پیش کیئے ہیں۔ مگر ان مولویوں نے کسی کو بھی اختیار نہ کیا۔ مثلاً آپؑ نے ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا:-

اوّل - اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت و فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہیگا۔ تو وہ ذلیل ہوگا۔ مَیں ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ ایسی عربی مکتوب کے مقابلہ پر طبع آزمائی کرے۔ اگر وہ اس عربی مکتوب کے مقابلہ پر کوئی رسالہ بہ التزام مقدار نظم و نثر بنا سکے۔ اور ایک اہل زبان والا عرب قسم کھا کر اسکی تصدیق کر سکے۔ تو مَیں کاذب ہوں (یہ مولوی کہتے تھے۔ کہ آپؑ عربی سے محض ناواقف ہیں۔ اور آپؑ کو ایک صیغہ بھی عربی کا نہیں آتا)

دوم - اگر یہ نشان منظور نہ ہو۔ تو میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی میرے بالمقابل تفسیر لکھیں۔ پھر اگر میں حقائق و معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ ہوں۔ تو مَیں جھوٹا ہوں۔

KHILAFAT LIBRARY

سوم - اگر یہ نشان بھی منظور نہ ہو۔ تو ایک سال تک کوئی مولوی نامی مخالفوں میں سے میرے پاس رہے۔ اگر اس عرصہ میں انسان کی طاقت سے برتر کوئی نشان مجھ سے ظاہر نہ ہو۔ تو مَیں جھوٹا ہوں۔

چہارم - اگر یہ بھی منظور نہ ہو۔ تو بعض نامی مخالف اشتہار دیدیں۔ کہ اس تاریخ کے بعد ایک سال تک اگر کوئی نشان ظاہر ہو۔ تو ہم توبہ کرینگے۔ اور مصدق ہو جائینگے۔ پس اس اشتہار کے بعد اگر ایک سال تک مجھ سے کوئی نشان ظاہر نہ ہوا۔ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو خواہ پیشگوئی ہو یا کوئی اور۔ تو مَیں اقرار کرونگا کہ مَیں جھوٹا ہوں۔

پنجم - اگر یہ بھی منظور نہ ہو۔ تو شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی اور دوسرے مخالف مجھ سے مباہلہ کرلیں۔ اگر مباہلہ کے بعد میری بددعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا۔ تو مَیں اقرار کرونگا۔ کہ مَیں جھوٹا ہوں۔ یہ طریق فیصلہ ہیں جو مَیں نے پیش کیئے ہیں۔ اور مَیں ہر ایک کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اب سچے دل سے ان طریقوں میں سے کسی طریق کو قبول کرے۔

لیکن افسوس کہ مذکورہ بالا طریقوں میں سے کسی طریق کو بھی مولویوں میں سے کسی نے قبول نہ کیا۔ اور ہم اب بھی کہتے ہیں۔ کہ چالیس (۴۰) نامی مخالف مولوی تیار کرو۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بغور پڑھا ہو۔ پھر وہ آپؑ کو مسیحیت و مہدویت کے دعویٰ میں کاذب خیال کرتے ہوں۔ ایک عام جلسہ میں جمع ہوں۔ اور اپنے نہ ماننے کے عذرات پیش

کریں۔ اور ہم ان کے جوابات دینگے۔ اس کے بعد اگر انکی تسلّی نہ ہو۔ تو ہم سے مباہلہ کر لیں۔

اس کے بعد آپ نے اربعین نمبر ۲ میں ایک طریق بھی پیش کیا ہے۔ کہ اگر تم مباہلہ نہیں کرنا چاہتے۔ تو کم از کم لاہور یا امرتسر یا بٹالہ میں ایک جلسہ کرو۔ اور جس قدر ہو سکیں۔ معزز علماء اور دنیادار جمع ہوں اور متضرعانہ صورتیں بنائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ حضور دل سے دعائیں ہوں۔ اور گریہ و بکا کے ساتھ ہوں خدا مخلصین کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اور علماء میں سے کم از کم چالیس آدمی ہوں۔ کہ چالیس کے عدد کو قبولیت دعا کے لئے ایک بابرکت دخل ہے۔ اور دنیاداروں میں سے جو چاہے۔ شامل ہو جائیں بھی اپنی جماعت کو لیکر آؤنگا۔ اور ان الفاظ میں دعا کیجاوے:

"یا الٰہی اگر تو جانتا ہے۔ کہ یہ شخص مفتری ہے۔ اور تیری طرف سے نہیں ہے۔ اور نہ مسیح موعود ہے۔ اور نہ مہدی ہے۔ تو اس فتنہ کو مسلمانوں میں سے دور کر اور اس کے شر سے اسلام اور اہل اسلام کو بچا لے۔ جس طرح تو نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو دنیا سے اٹھا کر مسلمانوں کو ان کے شر سے بچا لیا۔ اور اگر یہ تیری طرف سے ہے۔ اور ہماری عقلوں اور فہموں کا قصور ہے۔ تو اے قادر ہمیں سمجھ عطا فرما۔ تا ہم لوگ ہلاک نہ ہو جائیں۔ اور اسکی تائید میں کوئی ایسے امور اور نشان ظاہر فرما۔ کہ ہماری طبیعتیں قبول کر جاویں۔ کہ یہ تیری طرف سے ہے"۔ اور جب یہ تمام دعا ہو چکے۔ تو میں اور میری جماعت بلند آواز سے آمین کہیں۔

اس کے بعد میں اس رسالہ کو جس میں میرے الہامات درج ہیں۔ ہاتھ میں لیکر مندرجہ بالا الفاظ میں دعا کرونگا۔

"اے خدا! اگر یہ تیرا کلام نہیں ہے۔ اور میں تیرے نزدیک کاذب اور مفتری اور دجال ہوں۔ جس نے امت محمدیہ میں فتنہ ڈالا ہے۔ اور تیرا غضب میرے پر ہے۔ تو میں تیری جناب میں تضرع سے دعا کرتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے ایک سال کے اندر زندوں میں سے میرا نام کاٹ ڈال۔ اور میرا تمام کاروبار درہم برہم کر دے اور دنیا میں سے میرا نشان مٹا ڈال۔ اگر میں تیری طرف سے ہوں۔ اور میں تیرے فضل کا مورد ہوں۔ تو اے قادر کریم۔ اسی سال میں میری جماعت کو ایک فوق العادت ترقی دے۔ اور فوق العادت برکات شامل حال فرما۔ اور میری عمر میں برکت بخش۔ اور آسمانی تائیدات نازل کر"۔ اور جب یہ دعا ہو چکے۔ تو تمام مخالف جو حاضر ہوں۔ آمین کہیں۔

اے بزرگو! اور قوم کے مشائخ علماء۔ پھر میں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اس درخواست کو ضرور قبول فرماویں۔ کیونکہ اس دعا کا نفع نقصان کل میری ذات تک محدود ہے۔ مخالفین پر اس کا کچھ اثر نہیں مگر ان حضرات علماء نے کوئی بھی طریق فیصلہ اختیار نہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ لوگ ورطہ ضلالت سے باہر آئیں۔

دوستو! خدا لگتی کہنا کیا اس سے بڑھکر بھی کوئی فیصلہ کے طریق ہو سکتے ہیں *

مصباحی بہنیں غور فرمائیں اور مضمون ہذا دور دور تک پہنچائیں *

زینب بی بی اہلیہ ماسٹر محمد ابراہیم
ننکانہ صاحب سکرٹری تبلیغ

KHILAFAT LIBRARY

مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اُسکی وجوہات

جہانتک میں نے غور کیا ہے مسلمانوں کو بہت گری ہوئی حالت میں پایا ہے اور بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان موجودہ زمانہ میں گزشتہ زمانہ کی نسبت باوجود بہت زیادہ تعداد میں ہونیکے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں یہانتک کہ ہمارے پیشوا حضرت رسول مقبول (فداہ ابی و امی و روحی) تک کی عزت کا انکے دل میں پاس نہیں رہا ہے جو لوگ کہ آپؐ کو ایسے بیہودہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جنکے سُننے کی ہمیں ہرگز ہرگز تاب نہیں اُن لوگوں کو اپنا خیر خواہ سمجھتے ہیں اور اُنکے ہاتھوں سے لیکر کھاتے پیتے ہیں جذبہ خودداری تو ان میں بالکل ہی نہیں رہا - خدا اور اُسکے کلام پاک کا فقط نام ہی سیکھا ہوا ہے اُسپر عمل کرنے سے کچھ سروکار ہی نہیں خداوند کریم کے احکام کو پس پُشت ڈال رکھا ہے یہانتک کہ روزمرّہ کے تجربہ سے صاف ظاہر ہے کہ سو میں پانچ بھی بمشکل تمام نمازی ملتے ہیں۔ بیہودگی اور بدخُلقی اور منافقت میں سرتا پا محو ہیں۔ قرآن کریم کے حکموں پر چلنا تو درکنار قرآن مجید خریدکرنا بھی اسراف تصوّر کرتے ہیں بعض ایسے بدنصیب ہیں کہ قرآن کریم کو جانتے ہی نہیں کہ کیا چیز ہے اسلام کے رُکنوں پر عمل تو درکنار جانتے ہی نہیں عمل کیا کس طرح کیا جاتا ہے وہ تو اسقدر جاہل ہیں کہ جہالت کے عمیق در عمیق گڑھوں میں پڑے سو رہے ہیں چنانچہ ایک گاؤں میں (پتہ حذف کر دیا گیا) لوگ نماز روزہ کو باوجود مسلمان ہونیکے جانتے ہی نہیں نہ کبھی نماز کا سجدہ ہی دیتے ہیں یہ مسلمان اس قسم کے ہیں کہ اگر کوئی فوت ہو جائے تو اُس کا جنازہ تک پڑھنے والا کوئی نہیں ملتا۔ اور نعش کو بغیر نماز جنازہ پڑھنے کے دفن کر دیتے ہیں اور اُسکی قبر پر چھڑی گاڑ آتے ہیں جب کبھی کہیں وہاں سے کوئی پڑھا ہُوا آدمی گذرے تو اُسے قبرستان میں لیجاکر جنازہ پڑھ پڑھا کر چھڑی اُکھاڑ آتے ہیں۔ چھڑی کا کسی قبر پر گڑے ہوئے ہونا اُنکے ہاں اس بات کی نشانی ہے کہ اُس کا جنازہ ابھی پڑھا نہیں گیا۔

چنانچہ میری والدہ صاحبہ نے چند دن اس بستی میں گذارے مگر بہت مشکل سے۔ ہماری زندگی اُن کے ہاں ایک عجیب تماشہ کی مانند بن گئی۔ چنانچہ اُنکے سامنے اگر وضو کیا جاتا یا نماز پڑھی جاتی تو تمام گاؤں والیاں ارد گرد آ جمع ہوتیں اور طرح طرح کی باتیں بناتی تھیں۔ آپ یہ پڑھکر حیران ہونگی کہ آیا اس قسم کے مسلمان بھی آجکل پائے جاتے ہیں جنکو نماز تک کا علم نہیں اور بغیر جنازہ پڑھے نعش کو دفن کر دیتے ہیں جب مسلمانوں کی حالت اسقدر گری ہوئی ہے تو یہ بات مسلمانوں کیلئے قابل شرم ہے نہ کہ قابل فخر۔ اگر یہ لوگ پہلے مسلمانوں کی طرح ہمّت و استقلال و غیرت سے کام لیتے تو یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

اِن کے ذلیل ہونے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ رسول کریم (فداہ ابی و اُمّی و روحی) کی عزّت کا پاس اِن کے دلوں سے بالکل اُٹھ گیا جسکی وجہ سے خداوند غیور نے انکی عملی حالت کو درست کرنے کیلئے اپنے پیارے بندے مسیح موعودؑ کو مبعوث کیا تا اُنکو بداعمالیوں اور خواب غفلت سے بیدار کر کے دوبارہ صراطِ مستقیم پر لائے مگر سوائے چند مخلص آدمیوں کے [illegible] ماننے سے انکار کیا

لیکن خدا نے اُسے قبول کیا۔ جیسے خداوند نے فرمایا ہے۔

دنیا میں ایک نبی آیا لیکن دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردے گا۔

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر اور قرآن کریم کے حکموں پر چلنا چھوڑ دیا نماز ترک کر دی اور بزدلی اور بے ہمتی منافقت اور غیر متقیانہ حالت اختیار کر لی۔ جس کی وجہ سے حاکم سے محکوم ہوئے۔ اگر خدا کے حکموں پر عمل کرتے تو خداوند ان کو ہرگز حقیر نہ ہونے دیتا اور پہلے مسلمانوں کی طرح خداوند کی رضامندی کا تاج ان کے سر پر چمکتا۔

بالآخر میں دعا کرتی ہوں کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے سب کو ہدایت دے اور ہم سب کو رسول کریم صلعم اور مسیح موعودؑ اور اُنکے تابعین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آفات زمانہ سے محفوظ رکھے اور ہماری دینی دنیاوی علمی دماغی کمزوریاں رفع فرمائے۔

والسلام۔ احقرہ امۃ الرحمن بنت چوہدری اللہ بخش صاحب امرتسری مہاجر قادیان دارالامان

معلومات

(۱) شہر رانچی میں ایک کیڑا ہوتا ہے۔ جسکا نام بھوا ہے۔ رنگ سیاہ۔ جسم پر کالے کالے بال ہوتے ہیں۔ وہ انسان کے جسم کے کسی حصہ پر چھو جانے سے سخت تکلیف دیتے ہیں۔ یعنی جلن سی محسوس ہوتی ہے۔

(۲) شہر سلہٹ (آسام) میں ایک زہریلا درخت ہوتا ہے۔ اگر جسم اس سے چھو جائے۔ تو اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ جیسے زخم پر نمک مرچ چھڑک دیا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

راقمہ سیدہ م۔ ب۔ رانچی۔ مین روڈ

راستی موجب رضائے خدا ست

دنیا کی تاریکیوں میں بھٹکنے والو! کسی کی تلاش میں بے چین پھرنے والو! اگر تم انوار الٰہی کے جلوے دیکھنا چاہتے ہو۔ اگر تم دُکھ بھری دنیا میں سُکھ تلاش کرنیکی تمنا رکھتے ہو۔ تو وہ دولت میں نہیں ہے۔ وہ شہرت میں نہیں ہے وہ حکومت میں نہیں ہے۔ وہ اُسکی رضاجوئی میں ہے۔ جس نے تمہیں نیست سے ہست کیا۔ جس نے تمہیں کچھ نہیں تھے سب کچھ بنایا۔ اُسکی رضاجوئی کے لئے آگے بڑھو۔ اور اُسکی رضاجوئی تک پہنچنے کی راہ تلاش کرو۔ اگر تم یہ سب کچھ چاہتے ہو تو ایک نہایت محفوظ راستے سے گذر کر اُس تک پہنچ جاؤ۔ اس راستہ کو راستی کہتے ہیں۔ راستی وہ مبارک راستہ ہے۔ جس پر تمام بزرگان دین اور اولیاء چل کر خدا تک پہنچے ہیں۔ راستی وہ سیدھا راستہ ہے۔ جو تم کو دائمی عیش اور حقیقی راحت تک دنیا میں پہنچا سکتا ہے۔ راستی وہ صاف راستہ ہے۔ جس کے چلنے والے دنیا اور عاقبت میں عزت حاصل کرتے ہیں۔ اگر تم نیک بننا چاہتے ہو۔ اگر تم ایمان اور صداقت کی تمنا ہو۔ اگر تم اپنے پیدا کرنیوالے کو راضی رکھنا چاہتے ہو۔ تو راستی اختیار کرو۔ دیکھنا گھبرا نہ جانا۔ راستی وہ راستہ ہے جس میں قدم قدم پر آزمائش میں ڈالا جائیگا۔ طرح طرح سے تمہارا امتحان لیا جائیگا۔ مصیبتوں سے دل برداشتہ نہ ہو جانا۔ چاہے تمہاری راہ اندھیری رات کی طرح تاریک نظر آئے۔

چاہے تمہارے راستہ میں کانٹے بچھے ہوئے ہوں۔ مگر تم نہ گھبرانا۔ کیونکہ سایۂ رحمت تمہارے سر پر ہے۔ اگر تم استقلال سے کام لوگے۔ تو نورِ ربّانی کی کرنیں تمہارے تاریک راستہ کو روشن کر دینگی اور اسکی رحمت کانٹوں کو پھولوں سے بدل دیگی۔ آگے بڑھو۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اور راہِ راست اختیار کرو۔ اگر راستہ پُر خطر اور دشوار گندار ہے۔ تو کچھ خوف نہ کرو۔ اگر راستہ کی حدیں تمہاری بینائی کی قوّت سے باہر ہیں۔ تب بھی پروا نہ کرو۔ اس پر چلو۔ اور بہادرانہ انداز سے قدم اُٹھاؤ۔ خدا پر اعتماد رکھو۔ جب خدا تمہارے ساتھ ہے۔ تو تم کو کس بات کا خوف ہے۔ اپنے نفع نقصان کو بھول جاؤ۔ حرص و ہوس سے خیال کو پاک رکھو۔ حکمتِ عملی اور مکر و فریب چھوڑ دو خوف و ہراس دل سے نکال ڈالو۔ اور خدا کی محبّت اور راستی کو دل میں جگہ دو۔ خواہشوں کی دل فریبی پر ہرگز نہ جاؤ۔ تمہاری خواہشیں زہر کے پیالے کو آبِ حیات کا نام لیکر تمھیں دے رہی ہیں۔ خدا کے لئے اس زہر سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ غور کرو اور دیکھو۔ کہ شیطان فرشتہ کا لباس پہنکر تمہارے سامنے آرہا ہے۔ اس کے بہکانے میں نہ آنا۔ راستی کو نہ چھوڑ دینا۔ چونکہ راستی ہی رضائے مولا ہے۔ اپنے دل کو اطمینان اور جرأت سے لبریز کر لو۔ اور تمام مصیبتوں اور تکلیفوں کو ہیچ سمجھو۔ اس لئے کہ ان چھوٹی چھوٹی اور معمولی تکالیف کا تمھیں ایک بڑا معاوضہ ملنے والا ہے۔ جسکو بزرگانِ دین اور اولیاءِ عظام کے سوائے کوئی نہیں حاصل کر سکا۔ اگر تم میں اطمینان اور جرأت ہے تو سمجھ لو۔ کہ خدا بھی تمہارے ساتھ ہے۔ جب تم راہِ راست اختیار کروگے۔ جب تم تاریکی کی غار سے نکل کر راستی کے روشن راستہ پر چلوگے۔ تو بعض لوگ تم سے نفرت و حقارت کا برتاؤ کرینگے۔ اور بعض محبّت سے پیش آئینگے۔ بعض خوشامدیں کرینگے۔ اور بعض تمھیں ملامت کرینگے۔ مگر تم ان باتوں کو فضول سمجھو۔ اور ان سے اسقدر بالاتر بنجاؤ۔ کہ تم کو ان چیزوں کی پروا نہ رہے۔ جسوقت تم کو یہ درجہ حاصل ہو جائیگا تو تم دیکھوگے۔ کہ تمہارے دل کی آنکھ روشن ہے۔ اور تم اس سے وہی جلوہ دیکھ رہے ہو۔ جو حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور پر دکھائی دیا تھا۔ (راقم نام پڑھا نہیں گیا)

(از ریاست پٹیالہ)

اخلاق حمیدہ پیدا کرو

عبادت کے دو جزو ہیں ایک وہ حصّہ ہے جسکا تعلّق خدا تعالیٰ سے ہے۔ جسکو حقوق اللہ کہتے ہیں۔ دوسرا حصّہ وہ ہے جو بندوں سے تعلّق رکھتا ہے۔ جسکو حقوق العباد کہتے ہیں۔ اسی کو دوسرے الفاظ میں اخلاق بھی کہا جاتا ہے پس کوئی عبادت اسوقت تک کامل نہیں ہوتی جب تک کہ یہ دونو جزو اپنے پورے رنگ میں ظاہر نہ ہوں۔ اسوقت میرا منشاء دوسرے حصّہ سے ہے جو انسان کے باہمی تعلّقات کے متعلق ہے یعنی حقوق العباد یا اخلاق ؞

پیشتر اسکے کہ میں اخلاق کے متعلق کچھ کہوں یہ بتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ اخلاق سے میری کیا مراد ہے۔ پس ہر ایک طاقت کے برمحل استعمال کو اخلاق سے تعبیر کرتے ہیں اور انہی طاقتوں کے بے موقع استعمال کو بداخلاقی۔ مثلاً۔ اگر انسان کے پاس ہتھیار تو ہو لیکن اسکا صحیح استعمال اسکو معلوم نہ ہو تو وہ بجائے فائدہ پہنچانے کے ضرر پہنچائیگا اور بجائے حفاظت کے ہلاکت کا موجب ہوگا ✽

غرض اسی طرح ہر ایک طاقت کا برمحل استعمال بہت خیر وخوبی کا موجب ہوگا لیکن اسکا برعکس استعمال مصیبتوں کا باعث ہوگا۔ اب اس بات سے ظاہر ہے کہ اخلاق کا سیکھنا ہر ایک کیلئے کسقدر ضروری ہے خواہ وہ کسی ملک و قوم سے تعلق رکھتا ہو اور خواہ وہ کیسی ہی حالت میں کیوں نہ ہو۔ اگر بادشاہ ہے تب بھی دوسری مخلوقات سے ممتاز ہونیکے لئے اخلاق کی ضرورت ہے اگر غریب ہے تب بھی انکا ہونا لابدی ہے۔ انسان کسی مقصد کو لیکر کھڑا ہو لیکن اسمیں حقیقی کامیابی تب ہی ہو سکتی ہے کہ جب اس ہتھیار کو کام میں لایا جائے۔ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ تعلیم کامیابی کی طرف لیجاتی ہے یہ غلط ہے محض تعلیم کچھ شئے نہیں حقیقی راز ترقی کا یہی ہے کہ انسان اخلاق حمیدہ سے کام لے تعلیم بے شک ضروری ہے مگر اسکی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک تلوار میان در نیام میں ہو میان کو لوگ پہلے دیکھتے ہیں اور تلوار کا اندازہ بعد میں لگاتے ہیں۔ اخلاق حقیقت میں پہلے اپنا اثر کرتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انکے پیچھے علم ہے اور دراصل تعلیم اخلاق کے سکھلانے اور اسکو نئی راہیں بتانے کا ایک ذریعہ ہے اخلاق ایک ایسی اعلیٰ چیز ہے کہ غیروں کو بھی اپنا کر لیتی ہے اور بیگانے بھی یگانے ہو جاتے ہیں کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے محاسن سے یکدفعہ واقف نہیں ہو سکتا اگر کوئی شریف ہے صاحب علم ہے حسب نسب والا ہے تو دوسرا ان سے ہرگز اطلاع نہیں پا سکتا جبتک یہ خود اسکو نہ بتلائے لیکن اخلاق فاضلہ فوری اثر کرتے ہیں۔ جب کوئی آدمی دوسرے سے خوش مزاجی اور خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے تو سننے والا معاً یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ یہ شخص بہت شریف اور بھلا مانس ہے۔ لیکن اسکے برخلاف درشتی اور سخت کلامی دوسرے کو اسکے متعلق بدظن کر دیتی ہیں خواہ اندرونی طور پر وہ کچھ بھی ہو۔ گویا اخلاق ایک آئینہ کی مانند ہے جس سے کسی انسان کے اندرون کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ اخلاق برتنے کا فائدہ اپنی ذات تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ دوسرے لوگ بھی اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں ✽

اور پھر ایسا آدمی مادیات سے روحانیات کی طرف ترقی کرتا ہے اور لوگوں کو خوش کرنے کے ساتھ اپنے حقیقی مولیٰ کو بھی راضی کر لیتا ہے یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی اپنے اندر یہ طاقت بشری اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا کرنیکی کوشش کرو تاکہ اسکے کامل مظہر بن سکو۔ کیونکہ انسان اللہ تعالیٰ کا ایک قسم کا مظہر ہے جسکی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ اِنِّی جَاعِلٌ

فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃ ۔۔۔ الخ بلکہ قرآن شریف میں ہم پر فرض کر دیا ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہم احمدی بہنوں کو اخلاق کی کس قدر ضرورت ہے۔ ہم میں خدا تعالیٰ نے ایک نبی مبعوث کیا اگر ہم میں یہ نہ ہوں تو کسقدر افسوس کا مقام ہوگا اور دوسری بہنیں ہم کو دیکھ کر احمدیت کے متعلق کیا خیال کرینگی۔ کیا وہ یہی نہیں خیال کرینگی کہ احمدی بنکر سوائے عزیز و اقارب سے قطع تعلق کے اور کوئی بھی نتیجہ نہیں جبکہ احمدی ہم سے کسی بات میں بھی افضل نہیں بلکہ ایک حد تک ہم ان سے بہتر ہیں۔ نہ ہمیں ان مصیبتوں کا مقابلہ کرنا پڑیگا جن کا شکار احمدی ہو رہے ہیں اور نہ کسی کو انگشت نمائی کا موقعہ ملیگا۔ پس بد اخلاقی ہماری راہ میں سدِّ راہ ہے اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے ان برکات سے متمتع ہوں اور ان فیوض کو حاصل کریں جو ہم نے احمدی ہونے سے حاصل کیں تو بلا شبہ ضروری ہے کہ ہم ظاہر کریں کہ ہم نے یہ بات احمدی ہو کر حاصل کی جو تم میں نہیں۔ اخلاق سے پیش آنا اصل میں ہمارے سلسلہ کی اشاعت کا ذریعہ ہوگا اور تبلیغ کا بہترین طریقہ ہے۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے ایک نعمت عظمیٰ کا وارث بنایا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم انکو بھی جو اس سلسلہ میں تاحال شامل نہیں۔ بلائیں دعوت دیں۔ بہت سی بہنیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ جب ان کو معلوم ہو جائے کہ ہم احمدی ہیں تو وہ ہم سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتیں لیکن ہمارے اعلیٰ اخلاق انکو گرویدہ بنا لینگے۔ اور وہ بدظنی جو انکو ہمارے متعلق ہوئی ہے خود بخود جاتی رہیگی سلسلہ کی اشاعت صرف مردوں پر ہی فرض نہیں۔ بلکہ عورتوں پر بھی ہے۔ جیسے وہ اسکے اہل ہو سکتے ہیں ویسے ہی ہم عورتیں بھی اہل ہو سکتی ہیں۔ ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم بھی ہر طرح کی قربانیاں کریں اور سر توڑ کوشش کریں۔ اور ان تمام کوششوں سے بڑھ کر کوشش اخلاق کی درستی ہے۔ اور اپنی اصلاح کر کے دوسروں کی فکر کریں۔

اخلاق حمیدہ تمام خوبیوں کا لب لباب ہیں اور تمام زیوروں سے اعلیٰ زیور جن کے نہ چوری ہونیکا خدشہ ہے نہ ضائع ہو جانے کا غم۔ یہ خود اپنی ذات میں اعلیٰ ہیں۔ نہ انکو کسی لباس کی ضرورت ہے نہ حسب نسب کی اور نہ جسم کی خوبصورتی کی کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سُرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

خاندانی بزرگی و شرافت انسان کو شریف نہیں بنا سکتی۔ کسی دنیا کی دولت انکو نہیں خرید سکتی۔ ہر ایک فرد کی بزرگی اور اعزاز اسکی ذاتی کیفیت پر ہے اگر خود وہ با اخلاق ہے تو بادشاہوں سے بہتر ہے خواہ غریب ہی کیوں نہ ہو اگر بد اخلاق ہے تو لا یعقل چوپاؤں سے بدتر ہے خواہ تمام دنیا کا حاکم ہی کیوں نہ ہو۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اندر اخلاق حمیدہ پیدا کریں اور دوسروں کے لئے بھی پوری پوری

کوشش کریں تا ان میں بھی اخلاق حمیدہ پیدا ہو جائیں۔

اب مَیں اپنے مضمون کو اللہ تعالیٰ سے اپنی باتوں کی رجاء کرتے ہوئے کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم تمام صفات حمیدہ کو اپنے اندر جذب کرنے کی پوری پوری کوشش کریں ختم کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہی توفیق دے۔ آمین۔ خاکسار زبیدہ بیگم طالبہ علم مدرسۃ الخواتین قادیان بنت مولوی ذوالفقار علی خانصاحب ناظر اعلیٰ۔

حسد

اگرچہ بہت سے مرد بھی اس لاعلاج بیماری میں مبتلا ہیں۔ مگر مَیں دیکھتی ہوں۔ کہ کثیر التعداد مستورات اس کہنہ مرض کی مریض بن بیٹھی ہیں۔

حسد کیا ہے؟ صرف یہ کہ انسان دوسرے کی خوشحالی۔ دوسرے کی خوبی۔ دوسرے کی کامیابی دوسرے کی عزت۔ دوسرے کی دولت۔ دینداری۔ راستبازی وغیرہ اوصاف دیکھ کر اندر ہی اندر جلتا اور کڑھتا رہے۔ حسد کہلاتا ہے۔

حسد ایک ایسی بیماری ہے۔ کہ اسکو رنج و غم۔ تکالیف و مصائب۔ آفت و شامت کا سرچشمہ کہیں تو بجا ہے۔ یہ حسد کا کانٹا جسکو چبھ جائے۔ زخمی کیئے بغیر چھوڑتا نہیں۔ جسکی مرہم پٹی نہیں ہو سکتی۔

بہنو! آپ دیکھتی ہیں کہ حاسد اپنے حسد کے مارے رنجور۔ اور جس پر حسد کرتا ہے۔ وہ اپنے ذوق و شوق میں مسرور ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

جو حسد کے روگ میں ہے مبتلا
پا رہا ہے خود حسد کی وہ سزا

پس یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ حاسد کسی کا کوئی نقصان ہرگز کر نہیں سکتا۔ اور وہ اپنے ارادے (کہ یہ دوسرے کی خوبی اس سے چھین جائے) میں ہرگز کامیاب نہیں ہوتا۔ بجز اس کے کہ اندر ہی اندر جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں کس وضاحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے:۔

اَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذاً لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا - اَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللهُ مِن فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ وَ كَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ، ترجمہ:۔ کیا انکے لئے بادشاہت میں کچھ حصہ ہے۔ تو وہ لوگوں کو تل برابر بھی نہ دینگے۔ بلکہ وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں۔ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دیا۔ پس ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت دی۔ اور ان کو بڑی بھاری سلطنت بھی دی۔ پس لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو ایمان لائے۔ اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اعتراض کیا۔ اور رو گردانی کرنیوالوں

کے لئے دہکتی ہوئی آگ کافی ہے۔

پس آپ خوب سمجھ سکتی ہیں۔ کہ حسد کسقدر موذی بلا ہے۔ اور انسان کو اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ بجز اسکے کہ جسقدر اسکے پاس خوبیاں ہوتی ہیں جسقدر اسکے پاس نیک اوصاف ہوتے ہیں۔ حسد ان تمام کو کھالیتا ہے۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلعم فداہ ابی و امی نے فرمایا ہے۔ کہ اپنے آپ کو حسد سے دور رکھو کیونکہ حسد تمام نیکیوں اور خوبیوں کو اس طرح کھالیتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھاتی ہے۔

پس جس طرح ممکن ہو۔ اور جہاں تک ہو سکے ہمیں لازم ہے۔ بلکہ یہ بات ہمارے لئے نہایت ہی اہم ہے۔ کہ ہم اس حسد کی آگ سے بچتے رہیں۔ اور اس سے دور رہنے میں کوشاں رہیں۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ہمارے آرام و راحت۔ چین و سکھ کے لئے یہ حسد آفت و شامت ہے۔

پس اس لاعلاج بیماری کی چھوت سے دور رہنے اور اسکے ڈیفینس کا سب سے اوّلین اور بہترین علاج صرف یہ ہے۔ کہ اگر ہمارے دل میں کسی دوسرے کی خوبی اور صفات حسنہ پر حسد پیدا ہو جائے۔ تو ہم کو بغور دیکھنا چاہیئے۔ کہ کس وصف کے باعث یہ اس نعمت اور اس خوبی کا حقدار ہے۔ اگر علم کے باعث اسکے اندر یہ خوبی ہے۔ تو اپنے ضمیر سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ اور مشورہ کرکے ضمیر کو متنبہ کرنا چاہیئے۔ کہ واقعی اس شخص نے بہت مدّت سے اپنا آرام و راحت اور اپنا عزیز وقت طالب علمی پر قربان کر دیا ہے۔ اس نے بہت محنت و مشقّت کی ہے۔ استاد کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا ہے۔ راتوں جاگا۔ اور حصول علم کی خاطر سفر اور غربت کی تکلیف برداشت کی ہے۔ تو اس صورت میں لاریب یہ اپنی اسقدر جانفشانی اور محنت و مشقّت کا ایسا ہی پھل پانے کا مستحق تھا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص خوشحال ہو۔ تو اسکی اس خوشحالی پر جلنا اور کڑھنا نہ چاہیئے۔ بلکہ سوچنا چاہیئے۔ کہ اس بیچارے نے بڑی کوششوں اور بڑی محنت سے اس خوشحالی کو بہم پہنچایا ہے۔ تو کسی کا کیا بگاڑا ہے۔ واقعی اسی کا مستحق تھا۔

ایسا ہی اگر کسی شخص نے نیکیوں اور نیک اخلاق کے باعث لوگوں میں عزّت اور ہر دلعزیزی پیدا کی ہے۔ تو وہ کسی کا کچھ بھی بگاڑتا نہیں۔ بلکہ اس کو اپنی نیکیوں اور خوبیوں کا اجر ملتا ہے۔

علیٰ ہذا القیاس جو فرد بنی نوع انسان جسقدر فضائل و کمالات حاصل کرتا ہے تو اسکو صرف اپنی جد و جہد کا نتیجہ مل جاتا ہے۔

پس اگر اسکو دیکھ کر ہم حاسد بنیں۔ تو بعید از انسانیت ہے۔ بلکہ ہمیں لازم ہے۔ کہ ہم اسکو دیکھ کر اپنے میں اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ پیدا کریں۔ یعنی تحصیل علم و ہنر میں کوشاں رہیں اور اپنے میں اچھے اخلاق پیدا کریں۔ آمین ؛

خاکسار آمنہ از ناسنور کشمیر

KHILAFAT LIBRARY

مصباح کی توسیع اشاعت ہر احمدی خاتون کا فرض ہے ؛

نفس انسانی

انسان کا نفس ایک لطیف اور پاکیزہ چیز ہے۔ پاک صاف چیز کا قاعدہ ہے۔ کہ جس رنگ میں چاہیں اسکو رنگ سکتے ہیں خوشبو ملکر اسکو خوشبودار بنا سکتے ہیں۔ بدبو لگ جانے سے وہ بدبودار ہو سکتی ہے۔ یہی حال انسان کے نفس کا ہے۔ اس پر ہر طرح کی نیکی اور بدی کا رنگ چڑھ سکتا ہے۔ وہ نیکی کا عادی ہو جائے تو نیک بنکر فرشتوں سے جا ملے بدی پر اُتر آئے تو بد بنکر ذلیل حیوانات کو بھی پیچھے چھوڑ جائے اللہ تعالیٰ نے نفس کو ایک طاقت بخشی ہے جو اسے نیکی کو نیکی اور بدی کو بدی دکھاتی رہتی ہے اس کا نام تمیز و عقل ہے۔ یہ اسکو مشورہ دیتی رہتی ہے کہ یہ کام اچھا ہے اسکو کرنا چاہیئے یہ کام بُرا ہے اس سے بچنا لازم ہے ۔

یاد رہے کہ صرف عقل بھی کام نہیں آتی جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص نور نازل نہ ہو اور وہ نور روح القدس ہے اسی نور کی برکت سے انسان کو آنکھیں بخشی جاتی ہیں۔ جیسا کہ آنکھوں کے ہوتے ہوئے بغیر سورج کے بینائی میں نقص رہتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ کے نور کے بغیر عقل ناقص ہے ۔

نفس میں کچھ اور طاقتیں ایسی بھی ہیں جو اس کو بُرائیوں کی طرف لیجاتی ہیں۔ اور جنھوں نے اسکو سخت اور سرکش بنا رکھا ہے اگر اسکو خدا تعالیٰ کا نور پہنچ جاتا ہے تو اُن بُرائیوں سے بچ جاتا ہے۔ اور اگر اپنی سرکشی پر آجاتا ہے اور خدا کے نور سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو اُن بُرائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسکو خراب اور ناکارہ بنا دیتا ہے۔ جب بُرے کام کرنے لگ جاتا ہے تو اُنکو بار بار کرنے سے وہ کام اسکی عادت بنجاتے ہیں شروع شروع میں تو بُرے کاموں سے ہر شخص باز آ سکتا ہے۔ لیکن جب وہ کام عادت بنجائیں۔ تو اُن کا دُور ہونا بہت ہی مشکل ہوتا ہے ۔

بُری عادتیں جو لوگوں میں عموماً ہوتی ہیں اُنکی چند مثالیں یہ ہیں۔ بیہودہ بکنا۔ ٹھٹھا مسخری گالیاں دینا۔ لعن طعن کرنا۔ اور ہٹ کرنا بے ضرورت قسمیں کھانا۔ اپنی بڑائی کرنا۔ وعدہ پورا نہ کرنا۔ چغلی کھانا سنگدل ہونا۔ کم ہمتی اور بے حوصلگی۔ جھوٹ اور نفاق بُغض رکھنا۔ کسی پر جلنا۔ غصے ہونا۔ خود پسندی۔ تکبر کرنا۔ اوچھاپن۔ لالچ۔ فضول خرچی۔ کنجوسی وغیرہ۔

نیک عادتیں نفس کے لئے چمک دمک ہے اور نور ہے اور بُری عادتیں نفس کے لئے گویا زنگ ہیں جس طرح تلوار کو زنگ لگ جائے تو اس کی چمک جاتی رہتی ہے اور جب تک اس زنگ کو دُور کر کے اسکو صیقل نہ کیا جائے وہ چمکیلی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جب نفس میں یہ بری عادتیں جم جاتی ہیں تو اس میں نیک خصلتوں اور پاک عادتوں کی چمک باقی نہیں رہتی اور جب تک ان عادتوں کی سیاہی سے نفس صاف نہ ہو جائے

وہ نورانیت اس میں پیدا نہیں ہو سکتی ؛

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسا ہادی بھیجا ہے جس کی پاک صحبت سے ہزارہا انسان پاک صاف ہو گئے ہیں۔ کیونکہ پاکوں کی صحبت سے انسان پاک ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے کونوا مع الصادقین ہو جاؤ ساتھ سچوں کے۔ گو وہ پیارا ہم میں موجود نہیں۔ لیکن آپکے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں وہی روح کام کر رہی ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے اور بار بار قادیان جانا چاہیئے۔ اللہ میاں ہم سب بہنوں اور بھائیوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ؛

امۃ الرحمن بنت منشی غلام حیدر سب انسپکٹر تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔

اندرسے

آرد چاول ایک سیر۔ گھی ایک پاؤ۔ کھانڈ قوام تیار کر کے آرد چاول و گھی داخل کریں کفچہ یا ہاتھ سے اچھی طرح لت کریں اور تھوڑی دیر صبر کر کے چھوٹے چھوٹے پیڑے میدہ کے خشکہ کے ساتھ بناتے جائیں اور ہاتھ سے کسیقدر بڑھا کر کڑاہی میں تل لیں ؛

دہی کے گلگلے

دہی شیریں آدھ سیر۔ میدہ پختہ سیر۔ چینی حسب خواہش۔ اوّل دہی کو ایک کپڑے میں باندھکر لٹکا دیں تاکہ اسکا کل پانی نکل جائے۔ چینی کو پانی میں۔ میدہ اور دہی ملا کر خوب گوندھیں۔ اگر کسیقدر گھی بھی داخل کریں تو اور بھی لذیذ ہوں گے معمولی گلگلے کی طرح تل لیں ؛

اصغری بیگم اہلیہ شیخ عبدالمالک صاحب لاہور

تمام بہنوں سے ایک عرض

میری پیاری بہنو! ہمارا کام دنیا میں تبلیغ کرنا ہے۔ غیر مذاہب والوں کو پیغام حق سُنانا ہے۔ مردوں کو تو مرد سُناتے ہیں۔ اور عورتوں تک پہنچانا ہم عورتوں کا کام ہے۔ یہ تو ہر ایک کو معلوم ہے۔ کہ ہم میں تعلیم کی کسقدر ضرورت ہے۔ اور مصباح کے پچھلے پرچے کے پڑھنے سے یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے۔ کہ ہم ہندوستان کی عورتیں تعلیم میں کسقدر پیچھے ہیں۔ مگر میرا خیال غلط نہیں۔ تو جو پڑھی ہوئی ہیں ان میں زیادہ تعداد اُن کی ہے۔ جن کی تعلیم بہت ہی کم ہے اسلئے ہم بنات خود تو تبلیغ نہیں کر سکتیں۔ مگر اتنا ضرور کر سکتی ہیں۔ کہ مضامین کو پڑھکر دوسروں کو سُنا دیں۔ آپ جانتی ہیں۔ کہ اخبار مصباح سلسلہ کی کسقدر خدمت کر رہا ہے۔ اسکے مضامین ہمیں کسقدر فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ ہماری اعلیٰ تعلیم یافتہ بہنوں کے خیالات ہم تک پہنچا رہا ہے۔ انکی مدد سے ہم آسانی سے تبلیغ کر سکتی ہیں۔ مگر افسوس کی بات تو یہ ہے۔ کہ ہمارا ایک اخبار بھی پندرہ روز کے بعد ہم تک پہنچتا ہے۔ پچھلے پرچوں میں جب کبھی بھی میں اسکے ہفتہ وار ہونے کی تجویز پڑھتی تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ مگر ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ ایڈیٹر صاحب بھی کیا کریں۔ انکے پاس اتنے خریدار تو ہیں نہیں۔ کہ ان سے ہی اخبار کو ہفتہ وار کر دیں۔ اور دوسرے انکی ہمیشہ ہی شکایت رہتی ہے۔ کہ بہنیں اخبار

کی توسیع کی کوشش کریں۔ ہم سب بہنوں کا یہ فرض ہے۔ اگر اسکی توسیع کے لئے دل وجان سے کوشش کریں۔ تو کام مشکل نہیں ہے۔ صاحب اثر بہنیں اگر کوشش کر کے ایک ایک خریدار بھی مہیا کردیں۔ تو سب کام آسانی سے طے ہو سکتے ہیں۔ میں مصباح کیلئے دو خریدار دیتی ہوں۔ ایک کی قیمت تو میں نے وصول کرلی ہے اور ایک کی قیمت اپنی گرہ سے دیتی ہوں۔ اس طرح اگر تمام بہنیں کوشش کریں۔ تو اُمید ہے۔ کہ مصباح بہت جلد ہفتہ وار ہوجائیگا۔ رقیہ بیگم اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب پٹواری چک ۵۵۵ ڈاکخانہ کلیانوالہ ضلع لائلپور

عورت کا فرض

عورت چونکہ گھر کی ملکہ ہوتی ہے۔ اس کا کام انتظام خانہ داری اور شوہر کی رضاجوئی ہوتا ہے۔ اگر مرد باہر جاکر عورت کے پیٹ بھرنے کے لئے دن بھر کمائی کر کے لاتا ہے تو عورت کا فرض ہے کہ وہ اسکے لئے کھانا پکائے گھر کو پاک صاف رکھے اور مرد کے احسان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اسکی خدمت گذاری میں لگی رہے۔ مسرّت اور حقیقی مسرّت۔ راحت اور حقیقی راحت اس وقت نصیب ہو سکتی ہے۔ جب شوہر اور بیوی میں باہمی ارتباط اور محبّت حد درجہ بڑھی ہوئی ہو۔ مرد عورت کے اور عورت مرد کے حقوق کی نگران رہے۔ عورت کا درجہ مرد کے مرتبہ سے کم اور مرد کا مرتبہ عورت سے زیادہ ہے۔ دنیا مادّہ پرستی کی طرف چونکہ زیادہ جھکتی جارہی ہے اس لئے ہر کام کے اسباب کی تحقیقات کی طرف طبیعتیں رجوع ہیں۔ لیکن اس کی کوئی تلاش نہیں کرتا کہ اطمینان قلب کس طرح نصیب ہوتا ہے وہ اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ مرد عورت پر اور عورت مرد پر اعتماد رکھے اور دونو ایک دوسرے کی نگاہوں میں عزیز ہوں۔

حشمت بیگم از حصار

لمپ

آجکل کوئی ایسا گھر شائد ہی ہو۔ جہاں لمپ کا استعمال نہ ہوتا ہو لیکن اکثر گھروں میں نوکروں کی ناواقفیت اور غلطی سے بار بار چمنیوں کے ٹوٹنے اور لمپوں کے گرنے کی شکایت سُنی جاتی ہے۔ بی بیوں کو چاہیئے کہ اپنے نوکروں کو ہدایت کریں۔ اور لمپوں کی بابت احتیاط نوکروں کو سکھائیں۔ اپنی بہنوں کی آگاہی اور فائدہ کے لئے چند معمولی وادنیٰ سی احتیاطیں لکھتی ہوں:۔

(۱) نئی چمنی کو پہلے دودھ پانی میں اُبال لینا چاہیئے اور بعد سرد ہونیکے اگر دودھ میں اُبالی ہو تو پانی سے دھو کر ورنہ صرف کپڑے سے اچھی طرح پونچھ کر ایک دو دن بعد استعمال کریں۔ اس سے بہت کم چمنیاں ٹوٹینگی۔ برسوں ایک چمنی کام دیگی۔ بتّی کتنی بھی اونچی ہو چمنی نہ ٹوٹے گی۔

(۲) لمپ روشن کر کے چند منٹ تک روشنی بہت کم رکھیں بعد چمنی گرم ہونیکے بتّی کتنی بھی اونچی کردیں چمنی نہ ٹوٹیگی۔ اگر لمپ لبالب بھرا ہو تو بھڑک جانیکا خطرہ ہے۔ اگر تیل روز کا روز تازہ لمپ میں ڈالیں تو روشنی صاف دیگا۔

اور لیمپ کبھی نہ بگڑیگا - بتی کبھی نہ بگڑیگی ۔

(۳) اگر لیمپ میں پانی ڈالکر تیل حسب ضرورت ڈالیں۔ جو کہ ایک رات آپکے ہاں جلتا ہے - بعد ازاں دوسرے دن پھر نیا پانی بدل دیں تو انشاء اللہ لیمپ بگڑنے نہ پائیگا۔

(۴) لیمپ میں بتی ہمیشہ چھوٹی ڈالنی چاہیئے - اور چند یوم کے بعد بدل دینی چاہیئے ——— ایک بتی رکھنے سے لیمپ بگڑ جاتا ہے - اگر بتی اسی طرح استعمال کریں تو مدتوں ایک چمنی کام دیگی - اور مدتوں ایک لیمپ بخوبی کام دیگا ۔

یہ میرا پہلا مضمون ہے - بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو آئندہ بھی توفیق دے - تاکہ اپنے اخبار مصباح کو ہم سب ملکر بڑھائیں - آمین ثم آمین - والسلام

راقمہ نیاز سیدہ - م - ب (رانچی)

نوٹ :- بہنیں اس قسم کے کارآمد و مفید ہدایات خانہ داری کی طرف خصوصیت سے توجہ کریں - (ایڈیٹر)

لڈو موتی چور

دال نخود ایک سیر - دہی ایک پاؤ - گھی ایک پاؤ - اول دال کو پانی میں بھگوکر باریک پیسیں - پھر کپڑے میں چھان لیں بعد گھی ملاکر خوب لت کریں - پھر دہی ملاکر اچھی طرح لت کریں تھوڑی دیر رکھکر چھلنے میں ڈالکر چنے کے برابر ٹکیاں گھی میں تل لیں - کھانڈ کا قوام کر کے ٹکیاں اسمیں ڈالتے جائیں - مگر یاد رہے - قوام پتلا ہونے نہ پائے - پستہ باریک تراشیدہ - اور کیوڑہ ملانا چاہیئے - ٹکیوں کی تیاری کے بعد لڈو بنالیں ۔

اصغری بیگم اہلیہ شیخ عبد المالک صاحب - لاہور

معموں کا حل

(یکم جون)

یکم جون کے مصباح میں صفحہ ۱۲ پر ایک معمہ ورثہ کے متعلق چھپا تھا اس کا جواب یہ ہے :-

(۱) دو مرد باپ اور بیٹا تھے - اسی طرح دو عورتیں ماں بیٹی تھیں - باپ نے بیٹی سے شادی کرلی اور بیٹے نے ماں سے - اس طرح پر اس آدمی کے بیٹے کا جو بیٹا پیدا ہوا وہ اسکے باپ کا سالہ ہے اور اس آدمی کی زندگی میں جب اس کا بیٹا مر جاتا ہے تب اسکے مرنے کے بعد حقیقی وارث سالہ ہوتا ہے۔

(۲) ماں بیٹی کمرے میں موجود تھیں جو دو مرد آئے ایک بیٹی کا باپ تھا دوسرا ماں کا باپ (یعنی بیٹی کا نانا) اب دونو مرد آپس میں خسر و داماد ہیں - خسر کی بیٹی ماں ہے اور داماد کی بیٹی وہ لڑکی ہے ۔

کسی بہن نے بھی معمہ نمبر (۱) کو صحیح حل نہیں کیا ۔

معمہ (۲) کو مندرجہ ذیل بہنوں نے صحیح حل کیا :-

(۱) امۃ الحمید بنت منشی فرزند علیخاں صاحب مبلغ لنڈن - از قادیان

(۲) امۃ الرحمن بنت چوہدری اللہ بخش صاحب - از قادیان

(۳) اقبال بیگم بنت منشی محمد اسمٰعیل صاحب - قادیان

(۴) م - ب - بنت سید الدین صاحب - رانچی

(۵) سیدہ محسنہ خاتون بنت عبد الرحیم صاحب مرحوم سرلود کتک

(۶) اہلیہ حکیم دین محمد صاحب - مرزنگ

(۱۵- جون)

۱۵ جون کے مصباح صفحہ ۱۵ کے معموں کا حل یہ ہے:-

معمہ اوّل - گھونگا آٹھ دن میں بانس کی چوٹی پر پہنچیگا۔

" دوم - چور نے دو آم چرائے۔

" سوم - جامن

" چہارم - بیٹی

" پنجم - گورداسپور

(معمہ ششم - سلائی مجسمہ سرو (کنگھی) معمہ ہشتم - تین پھول اور چار کھیاں تھیں)

مندرجہ ذیل بہنوں نے چھ معموں کا حل درست بھیجا ہے:-

سارہ خاتون بنت ماسٹر محمد حسن خانصاحب نئی دہلی

مندرجہ ذیل بہنوں نے پانچ معمے حل کیئے:-

(۱) مرتضائی بیگم ہمشیرہ مرزا اختر بیگ گکھڑ (سوائے معمہ ۲)

(۲) مبارکہ خانم اہلیہ ملک عبدالواحد خاں جوگندر نگر (سوائے " ۳)

مندرجہ ذیل بہنوں نے چار معمے حل کیئے:-

(۱) والدہ عبدالرحیم ماڈل سکول سیدوالہ شیخوپورہ (سوائے معمہ ۳ و ۵)

(۲) اہلیہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب قادیان (سوائے " ۲ و ۵)

(۳) امۃ الرحمٰن بنت اللہ بخش صاحب " (سوائے " ۱ و ۳)

مندرجہ ذیل بہنوں نے تین معمے حل کیئے:-

(۱) اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری (سوائے ۱ و ۳ و ۴)

(۲) زہرہ بیگم اہلیہ ملک محمد الدین صاحب امین آباد (سوائے ۳ و ۴ و ۵)

(۳) اہلیہ محمد الدین صاحب رانچی (سوائے ۱ و ۳ و ۴)

(۴) رسول بی بی اہلیہ ابو عبدالغفور ڈگی کنڈی (سوائے ۱ و ۳ و ۴)

(۵) رحمت بی بی از سیلاں - (سوائے ۱ و ۳ و ۴)

(۶) اہلیہ مولوی فضل الدین صاحب وکیل قادیان (سوائے ۱ و ۳ و ۴)

(۷) امۃ الرحمٰن ہمشیرہ مبارک احمد مولوی فاضل قادیان (سوائے ۱ و ۳ و ۴)

(۸) سیدہ م - ب - رانچی (سوائے ۱ و ۳ و ۴)

(۹) اہلیہ محمد یونس صاحب دہلی (سوائے ۳ و ۴ و ۵)

(۱۰) اہلیہ نذیر احمد صاحب دہلی (سوائے ۳ و ۵ و ۴)

(۱۱) حسن زمانی از دہلی (سوائے ۳ و ۵ و ۴)

مندرجہ ذیل بہنوں نے دو معمے حل کیئے:-

(۱) امۃ اللہ بنت حکیم دین محمد صاحب مزنگ (معمہ ۱ و ۲)

(۲) گمنام از ڈنگہ (معمہ ۲ و ۵)

بجھارتیں

(۱) دولہا چھوٹا دلہن بڑی - خاوند ماری آنگن پڑی -

(۲) کالے کالے نقش نرالے - چھوٹے بڑے ہاتھ -
شیشے کی وہ چادر اوڑھے - چال چلے دن رات -

حل طلب معمے

(۱) میں بنگال کا ایک سات حرفی شہر ہوں -

میرا پہلا حرف کانپور میں ہے - ہزاری باغ میں نہیں -
دوسرا ہزاری باغ میں ہے - ماروا ڑ میں نہیں -
تیسرا مارواڑ " " " گیا " " "
چوتھا گیا " " " پٹنہ " " "
پانچواں پٹنہ " " " راولپنڈی " "
چھٹا راولپنڈی " " " رانچی " " "
ساتواں رانچی " " " کلکتہ " " "
بتاؤ میں کونسا شہر ہوں؟

سیدہ م - ب - از رانچی (بہار)

(۲) ایک شخص اندھا اور بہرہ ہے - اگر وہ معلوم کرنا چاہے کہ آیا گھڑی چل رہی ہے یا نہیں بتلاؤ وہ شخص کس طرح معلوم کر سکتا ہے؟ والدہ عبدالرحیم (سیدوالہ ضلع شیخوپورہ)

(۳) ایک چیز تیرے ہاتھ میں ہے - اور میں اسکے پیٹ میں ہوں -

(۴) میں ایک پنجاب کا مشہور و معروف پرانا شہر ۶ حرفی ہوں

میرا پہلا حرف پٹیالہ میں ہے - ملک وال میں نہیں
دوسرا حرف ملک وال میں ہے - ڈنگہ میں نہیں
تیسرا " ڈنگہ " " - پنڈی بہاؤالدین " "
چوتھا " پنڈی بہاؤالدین " " - راولپنڈی " "
پانچواں " راولپنڈی " " - ترنتارن " "
چھٹا " ترنتارن " " - لاہور " "

اہلیہ نذیر احمد ولد منشی محمد عالم ڈنگہ ضلع گجرات

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)